

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ ”منذر“ وہی ہے کہ جس کے بارے میں امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا ہے: ”وہ ادھر ادھر اپنے بازوؤں کو بہت دیکھتا ہے اور اپنی دونوں چادروں میں غرور سے جھومتا ہوا چلتا ہے اور اپنی جوتی کے تسموں پر پھونک مارتا رہتا ہے (کہ کہیں اس پر گرد نہ جم جائے)۔“

--☆☆--

### مکتوب (۷۲)

عبداللہ ابن عباس رحمہ اللہ کے نام

تم اپنی زندگی کی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ اس چیز کو حاصل کر سکتے ہو جو تمہارے مقدر میں نہیں ہے۔

اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ زمانہ دونوں پر تقسیم ہے: ایک دن تمہارے موافق اور ایک دن تمہارا مخالف۔ اور دنیا مملکتوں کے انقلاب و انتقال کا گھر ہے۔ اس میں جو چیز تمہارے فائدہ کی ہوگی وہ تمہاری کمزوری و ناتوانی کے باوجود پہنچ کر رہے گی اور جو چیز تمہارے نقصان کی ہوگی اسے تم قوت و طاقت سے بھی نہیں ہٹا سکتے۔

--☆☆--

### مکتوب (۷۳)

معاویہ کے نام

میں تم سے سوال و جواب کے تبادلہ اور تمہارے خطوں کو توجہ کے ساتھ سننے میں اپنے طریقہ کار کی کمزوری اور اپنی سمجھ کی غلطی کا احساس کر رہا ہوں، اور تم اپنی جو خواہشوں کے منوانے کے مجھ سے درپے ہوتے ہو اور مجھ سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہو تو ایسے ہو گئے ہو جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا خواب دیکھ رہا ہو اور بعد میں اس کے خواب بے حقیقت ثابت ہوں، یا جیسے کوئی حیرت زدہ منہ اٹھائے کھڑا ہو کہ نہ اس کیلئے رفتن ہونہ پائے ماندن اور اسے کچھ خبر نہ

وَ الْمُنْذِرُ هَذَا هُوَ الَّذِي قَالَ فِيهِ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ لَنظَارٌ  
فِي عِظْفَيْهِ، مُخْتَالٌ فِي بُرْدِيهِ،  
تَفَالٌ فِي شِرَاكِيهِ.

-----☆☆-----

### (۷۲) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِسَابِقِ أَجْلِكَ، وَ  
لَا مَرْرُوقٍ مَّا لَيْسَ لَكَ.

وَ اعْلَمْ بِأَنَّ الدَّهْرَ يَوْمَانِ: يَوْمٌ  
لَكَ، وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ، وَ أَنَّ الدُّنْيَا  
دَارُ دُولٍ، فَمَا كَانَ مِنْهَا لَكَ أَتَاكَ  
عَلَى ضَعْفِكَ، وَ مَا كَانَ مِنْهَا عَلَيْكَ  
لَمْ تَدْفَعْهُ بِقُوَّتِكَ.

-----☆☆-----

### (۷۳) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى مُعَاوِيَةَ

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي عَلَى التَّرَدُّدِ فِي  
جَوَابِكَ، وَ الْإِسْتِئْجَابِ إِلَى كِتَابِكَ،  
لَمْ يَهْنُ رَأْيِي، وَ مُحْطِيٌّ فِرَاسَتِي،  
وَ إِنَّكَ إِذْ تُحَاوِلُنِي الْأُمُورَ، وَ  
تُرَاجِعُنِي السُّطُورَ، كَأَلَمْ تُسْتَقْفِلِ  
النَّائِمِ تَكْذِبَهُ أَحْلَامُهُ، أَوْ  
الْمُتَحَيِّرِ الْقَائِمِ يَبْهُطُهُ